سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چالیسویں [40] شیخِ طریقت کے حالاتِ زندگی

فیضانِ مولانا محمد عبد السّلام قادری

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا، جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امت کی خیر خواہی میں مصروف

غالباً بیس پچیس برس پہلے کی بات ہے کہ تلمیذ و خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک عالمِ دین مرید و خلیفہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے کولمبو (سری لنکا) میں قیام پذیر تھے۔ جنہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی نسبت سے ”قمرِ رضا“ (یعنی رضا کے چاند) کا لقب حاصل تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کئی خوبیوں سے نوازا تھا جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ بیمار و پریشان آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ تعویذات عطا فرماتے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں شفا عطا فرما دیا کرتا تھا۔ اچانک اُس علاقے میں ایک وبا پھیلنے لگی جس نے رفتہ رفتہ علاقہ مکینوں کو اپنی لپیٹ میں

---

1 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴

لیناشروع کر دیا۔ کولمبو میں بسنے والے مسلمان بھی اس وبا کی زد میں آئے۔ انہوں نے اس وبا سے بچنے کے لیے تدابیر کیں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ اُس عالمِ دین سے لوگوں کی روز بروز بگڑتی حالت دیکھی نہ گئی، امتِ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے معمور دل تڑپ اٹھااور انہوں نے اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تعویذات کے ذریعے اُس وبا کا روحانی علاج شروع فرمایا۔ لوگ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، تعویذات پاتے اور صحت یاب ہو جاتے۔ ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تعویذات کی برکت سے اس وبا کا خاتمہ ہوگیا یوں "رضا کے چاند" کی روشنی سے وبا کی ظلمت کافور ہو گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مشکل گھڑی میں مسلمانوں کو نفع پہنچانے والے سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے جلیلُ القدر بزرگ خلیفۂ قطبِ مدینہ قمرِ رضا حضرت علامہ مولاناحافظ ابوالفقراء محمد عبد السلام قادری رضوی ضیائی فتحپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونسب

خلیفۂ قطبِ مدینہ، قمرِ رضا حضرت مولاناابوالفقراء محمد عبد السلام قادری رضوی حشمتی برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت بروز بدھ ۱۵ شعبانُ الْمُعَظَّم ۱۳۴۳ھ مطابق 11 مارچ 1925ء کو موضع کڑے مانک پور تحصیل بند کی ضلع فتح پور ہسوہ (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت "ابو الفقراء"، لقب "قمر رضا" ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے والد کا نام عبد السبحان قادری مرحوم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد سلسلۂ قادریہ سے وابستہ اور ایک حکومتی ادارے میں افسر تھے اور ملازمت کے سلسلے میں آپ اُمُّ البِلاد کانپور (یوپی، ہند) میں مقیم ہو گئے تھے۔

تعلیم و تربیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ البلاد کانپور (یوپی، ہند) اپنی علمی شان و شوکت کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں کے علمی ماحول کی آبیاری کے لیے مُصنفِ عِلمُ الصِیغَہ حضرت علامہ عِنایتُ اللہ کاکوروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور فیضِ عام کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا۔ شیخُ الکل، استاذُ العلماء حضرت علامہ لطفُ اللہ علیگڑھی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور امامِ علوم عقلیہ و نقلیہ علامہ احمد حسن کانپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس خطے کو تدریس کا شرف بخشا، جلیلُ القدر مُحدِّث حضرت علامہ وصی احمد محدّث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ علم کے لیے کانپور کا سفر اختیار فرمایا۔ کانپور اپنی علمی حیثیت کی وجہ سے کانِ علم بن گیا۔ حضرت حافظ محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی تعلیم کا آغاز کانپور (ہند) کے علاقے بابو پروا کی نئی مسجد سے فرمایا، یہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی پودے کی نشوونما کے لیے کانپور کی فضا نہایت خوشگوار ثابت ہوئی اور اس پودے کو تناور درخت بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید تعلیم کے لیے لکھنؤ، فتح پور اور جون پور کی درسگاہوں کا رُخ کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن اساتذہ سے علم حاصل کیا ان میں تین نام بہت اہم

ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے انہی اساتذہ کے اوصاف جھلکتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ان اساتذہ کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجیے:

(۱) مفتی رفاقت حسین قادری اشرفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

مفتیٔ اعظم کانپور، امینِ شریعت، بُرھانُ الاَصفِیاء، سُلطانُ الْمُتَکَلِّمِیْن مفتی رفاقت حسین قادری اشرفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۳۱۶ھ مطابق 1899ء کو ضلع مظفرپور (بہار، ہند) میں ہوئی، مدرسہ عزیزیہ (بہار، ہند) اور مدرسہ حنفیہ (جونپور، ہند) میں زیرِ تعلیم رہے پھر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی شہرت سن کر دار العلوم مُعِیْنِیَّہ عُثْمَانِیَّہ اجمیر شریف حاضر ہوئے اور درسیّات کی تکمیل فرمائی۔

۱۳۵۲ھ مطابق 1934ء صَدْرُالشَّرِیْعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ بریلی شریف تشریف لائے اور دار العلوم منظرِ اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدرسۂ محمدیہ (جائس، ضلع رائے بریلی) میں تقریباً اٹھارہ سال خدمتِ تدریس انجام دیتے رہے۔ ۶ شوالُ المکرم ۱۳۶۹ھ مطابق 1950ء میں "مدرسہ اَحْسَنُ المَدَارِس قدیم" کانپور میں صدر مدرس کی حیثیت سے تشریف لے گئے۔ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ مطابق 1951ء کو شَبِیہِ غوثُ الاعظم، مجددِ سلسلہ اشرفیہ حضرت سیّد شاہ علی حسین اشرفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید ہوئے اور سلسلہ عالیہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل کی خلافت سے نوازے گئے۔ ۱۳۷۲ھ مطابق 1953ء کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فِقہی خدمات کے اعتراف میں علمائے اہلسنت نے "مفتیٔ اعظم کانپور" کا

عظیمُ الشّان لقب دیا۔ ۱۳۷۴ھ مطابق 1955ء میں جب آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ حاضری دی، اس موقع پر ہی میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاءُ الدین احمد قادری مدنی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سندِ حدیث اور اجازت وخلافت سے بھی نوازا نیز آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی اور حُجَّةُ الْاسلام حضرت سیّدنا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے بھی خلافت حاصل ہے۔ جماعت رضائے مصطفٰے، ادارۂ شریعہ بہار کی صدارت اور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے سرپرست کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ ان تمام مصروفیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 3 ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹ جنوری 1983ء میں ہوا۔(1)

حضرت حافظ عبد السلام رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امینِ شریعت حضرت مفتی رفاقت حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ماہر مدرس، اعلیٰ ترین نسبتیں رکھنے والے رہبر، وقت کے تقاضوں کے مطابق قلمی جہاد میں مصروف رہنے والے عظیم مصنّف، مسلمانوں کی قیادت کرنے والے زبردست رہنما، لوگوں کے شرعی مسائل حل کرنے والے عظیم مفتی اور شریعت کے امین کی صحبت میّسر آئی اور عظیم صفات کے حامل استاد نے اپنے اس لائق ترین شاگرد کی علمی نشوونما میں بھرپور کردار ادا کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) ... تذکرہ جمیل، ص۲۲۸، تذکرۂ علمائے اہلسنت، ص۹۱، حیات حافظ ملت، ص۱۲۱، ۱۲۴

(۲) شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ محمد حشمت علی خاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شیر بیشۂ سنّت، خلیفہ و تلمیذ اعلیٰ حضرت، امامُ الْمُنَاظِرِین حضرت علامہ محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں لکھنو (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی امجد علی اعظمی اور مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے شاگرد تھے۔ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور قطبِ مدینہ حضرت ضیاءُ الدین مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت حاصل تھی۔[1]

اعلیٰ حضرت کی خصوصی کرم نوازی

شیر بیشۂ سنّت، حضرت مولانا محمد حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منظرِ اسلام میں زیرِ تعلیم تھے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زیادہ وقت امام اہلسنت عظیمُ البرکت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں گزرتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب ایک دشمنِ اسلام کو مناظرے میں شکست دی تو اس موقع پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "ابو الفتح" کنیت عطا فرمائی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعلق تحریر فرمایا: مولانا حشمت علی میرا روحانی بیٹا ہے، ان کو پانچ روپیہ ماہانہ وظیفہ میری طرف سے ہمیشہ دیا جائے۔" اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد بھی وظیفے کا سلسلہ جاری رہا۔[2] شیر بیشۂ سنّت

---

1 ... مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۳۳۱

2 ... مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۳۳۲، سوانح شیر بیشہ سنت، ص ۴۳

حضرت مولانا حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں رہنے کا شرف حاصل رہا، صدر الافاضل مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ جلیلُ القدر اساتذہ سے فیض حاصل کرنے اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے مواقع میسر آئے جس کی بدولت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عظیم مدرس، بے مثال مفسر، مایہ ناز مُحدِّث اور فقاہت کے اعلیٰ مرتبے پر فائزہ ہوئے اور ان ہی خصوصیات نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو" شیر بیشۂ سنت "بنا دیا تھا، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم کے پیاسے طلبہ کو سیراب کرنے کے لیے تدریس شروع فرمائی تو ان میں باطل سے ٹکرانے اور بے خوف وخطر حق بات کہنے کا جذبہ بیدار فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق 3 جولائی 1960ء کو پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں وصال فرمایا، یہیں آپ کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیر بیشۂ سنّت کی خدمت میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری فتح پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ محمد حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد اورمرید و خلیفہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شیر بیشۂ سنّت کے جلیلُ القدر اوصاف اپنی ذات میں جذب فرمائے، عظیم مُرشِد کی نصیحتوں کو اصولِ زندگی قرار دے آخری دم تک اس پر قائم رہے۔

(۳) مفتی قاضی شمس الدین احمد جونپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شمسُ العلماء، حضرت مفتی قاضی ابو المعالی شمسُ الدین احمد جعفری رضوی جونپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت با سعادت ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۰۵ء محلہ میر مست جونپور (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت جدِّ امجد اور ناناجان سے جونپور میں ہوئی، اس کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں صدرالافاضل حضرت مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دارالعلوم مُعِینِیّہ عثمانیہ میں داخلہ لیا اور صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی اور دیگر اساتذہ سے علوم و فنون حاصل کرنے میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں جب صدرالشریعہ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف آگئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اسی سال آپ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے فارِغُ التحصیل ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ معقولات و منقولات میں ماہر اور فقہ پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دس سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے بھی خلافت عطا فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تدریس کا آغاز دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے کیا۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں بھی تدریس فرمائی۔ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، مدرسہ حنفی جونپورہ اور جامعہ رضویہ حمیدیہ بنارس میں آپ صدرُ الْمُدَرِّسِین رہے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب میں

قانونِ شریعت کو شہرت حاصل ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ مطابق ۹نومبر ۱۹۸۰ء وصال فرمایا، محلہ میر مست جونپور (یوپی، ہند) میں آپ کا مزارِ پر انوار ہے۔[1] حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

اِن تینوں اساتذہ (امینِ شریعت اور شیر بیشۂ سنّت، مفتی شمس الدین احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی صحبت، ان کے چشمۂ علم سے سیرابی نہ صرف علم اور عقیدہ کی پختگی کا سبب بنی بلکہ اس کا براہِ راست اثر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے روز مرہ کے معمولات پر ہوا، پرچم اسلام کو بلند کرنے کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جذبہ بیدار کرنے میں تینوں اساتذہ کی تربیت کا اہم حصہ ہے۔ اساتذہ کی شفقتوں اور عنایتوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بابرکت ذات کو مسلمانوں کے لیے عظیم محسن اور زبردست خیر خواہ بنا دیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ثمرِ رضا کی خوش ادائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درست عمل کے درست نتیجے کا نام "کامیابی" ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اپنے ہر ہر عمل کو حکمِ الٰہی کے مطابق درست رکھتے ہیں۔ خشیتِ الٰہی اور

[1] ... مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۴۳۴، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص ۱۹۸۔ تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۱۰۴

تقویٰ ان کے ہر فعل میں نظر آتا ہے، ان کے انہی درست اعمال کے نتائج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور انعامات کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتے ہیں اسی لیے ربِّ کریم کی جانب سے ان کے راستے کو صراطِ مُسْتَقِیم (یعنی سیدھا راستہ) قرار دیا گیا ہے جس کو اپنا کر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی سے کامیابی کا یہ راز ظاہر ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی صفات کے جامع تھے جن میں سے چند اوصاف وہ ہیں جنہیں ہم اپنی زندگی میں نافذ کر کے دین و دنیا دونوں میں کامیابی پا سکتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند خوش ادائیں ملاحظہ کیجیے:

(۱) میانہ روی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کشتی میں معمولی معمولی سوراخ کر دیے جائیں تو اس کا ڈوبنا یقینی ہے ایسے ہی زندگی کی کشتی بے اِعتِدالی کے سوراخ کے سبب ڈوب جاتی ہے، اپنی کشتی کو بخیر و عافیت ساحل تک پہنچانے کے لیے "میانہ روی" اپنانا سب سے زیادہ کار آمد ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی میانہ روی اور اِعتِدال کی عملی تصویر بن کر گزاری اسی لیے آپ کی طبیعت حُبِّ دنیا کی آفت سے آزاد نظر آتی ہے۔

(۲) نظم و ضبط

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت مُنَظَّم انداز میں زندگی گزاری۔ جو وقت جس کام کے لیے مقرر ہوتا اسی میں صرف فرماتے یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انفرادی عبادت، تدریس،

لوگوں کی خیر خواہی کے لیے دیے جانے والے تعویذات، شرعی مسائل کا حل، امامت اور بیانات کے لیے سفر سب طے شدہ وقت پر انجام پاتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے روز مرہ معمولات کا جائزہ لیں تو ہماری پریشانیوں کی بنیادی وجہ نظام الاوقات کی بے ترتیبی قرار پائے گی، دراصل یہ بے ترتیبی سستی و کاہلی، لاپرواہی، ٹال مٹول کا نتیجہ ہوا کرتی ہے، صبح کا کام شام تک ٹال کر یا شام کا کام صبح پر مُؤخر کر کے ہم اپنی سیدھی راہ پر چلتی زندگی کو آزمائش کا شکار بنا دیتے ہیں یوں غیر مُنَظَّم زندگی بارہا دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا سبب بن جاتی ہے۔ اگر آپ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر اپنی زندگی کسی نظامُ الاوقات (Time Table) کے ذریعے مُنَظَّم کرنا چاہتے ہیں تو روزانہ مدنی انعامات[1] کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ کے ابتدائی دس دن میں اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجیے، کچھ عرصے میں آپ خود محسوس کریں گے کہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے آپ کی زندگی خود بخود مُنَظَّم ہو کر شاہراہِ کامیابی پر دوڑ رہی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 اور خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا عظیم جذبہ پا سکتے ہیں۔

(۳)عزم و حوصلہ

چیونٹی اپنے عزم و حوصلے کے بل بوتے پر بڑے سے بڑا معرکہ سر کر لیتی ہے اور اس کی ننھی مُنّی جسامت منزل تک پہنچنے کے احساس کو کسی بھی طرح کمزور نہیں کر پاتی جب ایک چیونٹی کا یہ حال ہے انسان کے عزم و حوصلے کا عالم کیا ہو گا، انسان میں موجود عزم و حوصلہ چٹانوں سے ٹکرانے اور طوفانوں کا رُخ موڑنے کی ہمت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عزم و حوصلہ نہایت پختہ تھا یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام کی خاطر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اٹھنے والے قدم نہ تو کبھی ڈگمگاتے اور نہ ہی پیچھے ہٹے، اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تقریباً 75 سالہ مبارک حیات شاہد ہے۔

(۴)قناعت

دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جسے مشکلات کا سامنا نہ ہو، مشکل کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے کبھی تو آزمائش بھوک کے بھیس میں آتی ہے اور کبھی اِفلاس کے لبادے میں۔ انسان کو درپیش مشکلات میں سب سے بڑی مشکل رزق کی تنگی ہے اور اس مشکل کا سامنا کرنے کا ایک راستہ ”قناعت“ ہے اور یہ تنگدستی کے بَھنْوَر میں خود کو سنبھالنے کا بہترین سہارا ہے۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا سیکھ جائے اور قناعت اختیار کرے اسے قلبی سکون کی نعمت نصیب ہوتی ہے، وہ آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے صبر کا عمدہ ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی قناعت کا عملی نمونہ تھی اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی تمام عمر صبر و رضا کا پیکر بن کر گزاری۔

(۵)مشقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً کامیابی کا حصول بغیر مشقت اٹھائے ممکن نہیں کیوں کہ کچھ پانے کے لیے لگاتار جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اسلام کی سر بلندی کے لیے کئی مشقتیں برداشت کیں، آبائی علاقہ چھوڑ کر نیکی کی دعوت کے لیے دوسرے شہر بلکہ بیرونِ ملک سفر اختیار کیا، لوگوں کے اصلاحِ عقائد واعمال کی غرض سے دور دراز علاقوں میں بیانات کے لیے تشریف لے گئے، تمام تر مصروفیات کے باوجود تعویذات کے ذریعے مسلمانوں کی خیر خواہی فرماتے رہے۔ خدمتِ اسلام کے لیے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جو مشقتیں برداشت کیں ان میں ہماری آرام طلب طبیعت کے لیے بے شمار مدنی پھول ہیں۔

(۶)اخلاص

دینی کاموں میں اگر اخلاص نہ ہو تو وہ عمل خواہ کتنی ہی مشقت اٹھا کر کیا گیا ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی انفرادی عبادت ہو یا تدریس، سفر ہو یا حضر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا مقصود رضائے الٰہی ہوا کرتا یہی وجہ ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اخلاص کے ساتھ کی جانے والی دینی خدمات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

(۷)بردباری اور تحمل مزاجی

عقلمند آدمی شہد حاصل کرنے کے لیے شہد کے چھتے پر لات نہیں مارتا بلکہ شہد کے حصول کے لیے نہایت بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی نہ کوئی تدبیر اختیار کرتا ہے یہ تو ایک دنیوی معاملہ ہے جس میں خود کو نقصان سے بچانے اور فوائد پانے کے لیے بردباری

اور تحمل مزاجی کی اس قدر اہمیت ہے، دین اسلام کی ترویج و اشاعت کی کوشش کرنے والے کے لیے اس وصف کی اہمیت کئی گنا زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جہاں بھی رہے، جس علاقے میں تشریف لے گئے نہایت بردباری کے ساتھ خندہ پیشانی سے تمام تر آزمائشوں کو برداشت کرتے رہے اور ان آزمائشوں کو کبھی پاؤں کی بیڑیاں نہیں بنایا بلکہ نیکی کی دعوت میں آنے والی بڑی سے بڑی مشکلات کو معمولی کانٹا سمجھ کر راستے سے ہٹاتے چلے گئے۔

(۸) ظاہری و باطنی ستھراپن

حضرت مولانا حافظ محمد عبد السّلام قادری رضوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سنّت کے مطابق ستھرا اور سادہ لباس زیبِ تن فرماتے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا کئی لوگوں سے ملنا ہوتا آپ کے باطن کی چمک ملنے والوں پر بھی گہرا اثر چھوڑتی اور ان کی ظاہری اور باطنی اصلاح کا سبب بنتی۔

(۹) پُرسکون مزاج

مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہر وقت تیار رہتے، آپ کے پر سکون مزاج کی وجہ سے لوگوں کا آپ کی جانب رجوع رہتا اور بے دھڑک اپنی ضروریات آپ سے بیان کر دیتے۔

(۱۰) عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اپنی اعلیٰ قابلیت اور عمدہ

صلاحیت کے پھل کو رحمتِ الٰہی سمجھ کر جھکے رہتے ہیں، اس عاجزی و انکساری کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی جاتی ہے جو ان حضرات کے دنیا سے تشریف لے جانے کے باوجود قائم و دائم رہتی ہے۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی و اِنکساری کے پیکر تھے اسی لیے آج تک لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت قائم ہے۔

(۱۱) خوش کلامی

انسان کے جسم میں زبان وہ حصہ ہے جس سے نکلنے والے الفاظ پھول جیسے خوشبودار بھی ہوتے ہیں اور انگارے جیسے شعلہ بار بھی، کبھی یہ الفاظ دُکھی دلوں کا سہارا بن جاتے ہیں اور کبھی زخمی دلوں کو مزید خون آلود کرنے کا سبب بنتے ہیں، چند جملے ہاری ہوئی بازی کو جیت سے ہمکنار کرسکتے ہیں اور جیتی ہوئی جنگ کو ہرانے کا سبب بھی بن سکتے ہیں الغرض خوش کلامی اور بد کلامی براہ راست معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گفتگو طنز و طعنہ، غیبت و چغلی وغیرہ عیوب سے پاک ہوتی، حسنِ اخلاق کی خوشبو سے مُعطّر الفاظ، خیر خواہی کی مٹھاس سے بھرپور جملے پریشان دلوں کے لیے طمانیت، دکھیاروں کے لیے سکون اور علم کے پیاسوں کے لیے ٹھنڈے اور میٹھے شربت کا کام دیتے یہی وجہ ہے کہ آپ جہاں گئے، جتنا عرصہ رہے لوگوں میں علمِ دین کا شوق بڑھا اور اسی خوش کلامی اور عمدہ اخلاق کی بدولت سینکڑوں میل تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید پھیلتے چلے گئے۔

(۱۲)اطاعت شیخِ طریقت

مرشد کی اطاعت میں دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں پوشیدہ ہیں۔ آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَحسنُ العلماء رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھی خلیفہ تھے، بارگاہِ مرشد سے ملنے والے حکم کو اپنے لیے حرزِ جاں بنالیتے چنانچہ کمبھی اہمہ (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) آنے سے قبل آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھٹمنڈو (نیپال) میں تھے۔ اَحسنُ العلماء حضرت سیّد شاہ مصطفٰے حیدر حسن میاں قادری برکاتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم پر کمبھی اہمہ (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) میں مستقل رہائش اختیار فرمائی۔

اَحسنُ العلماء کی دو نصیحتیں

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَحسنُ العلماء نے رخصت کرتے ہوئے دو نصیحتیں ارشاد فرمائیں: کمبھی اہمہ میں لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے آپ کی ضرورت ہے آپ وہاں جائیے لیکن دو باتوں کا خیال رکھیے گا:

(۱) کسی کو بد دعا مت دیجیے گا۔

(۲) کبھی کمبھی اہمہ مت چھوڑیے گا۔

مرشد کے فرمان کے مطابق آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عمر کا بقیہ حصہ بھی یہیں گزارا اور آج اسی جگہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار پُر انوار ہے۔

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَام

قادِری عبدُالسلامِ خوش ادا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلیہ مبارک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے چہروں پر قدرتی طور پر شرافت ومَتانت اور سنجیدگی ہوتی ہے، آنکھوں سے شرم وحیاء اور غیرت وحَمِیَّت چھلکتی ہے، عبادت کے نور اور ایمانی چمک کی بدولت دیکھنے والے کو وہ چہرہ نہایت پُر کشش لگتا ہے یوں خلقِ خدا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی جانب کھنچی چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے چہرہ شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے مگر ایسے افراد کا رُخِ روشن وہ آئینہ ہوتا ہے جس میں کوئی بھی بدحال اپنی بگڑی ہوئی حالت سنوار سکتا ہے۔ قمرِ رضا حضرت علامہ ابو الفقراء محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مبارک چہرہ بھی ایسا ہی تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ، بالوں کا رنگ گہرا سرمئی، بھنویں گھنی اور جدا، ناک نہایت خوشنما اور اٹھی ہوئی، رنگ مبارک سَانْوَلَہ اور چمکدار، رخسار مبارک بھرے ہوئے، داڑھی گھنی اور مشت بھر تھی۔ چہرہ مبارک سے علمی شان وشوکت عیاں ہوتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک چہرے سے ظاہر ہونے والی علمی جلالت اور عبادت وریاضت کی کشش لوگوں کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب لے آتی۔

لباس مبارک

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک کُرتا و پاجامہ اور کبھی کبھی جُبّہ زیب تن فرماتے اور کبھی تہبند بھی باندھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرمئی اور کبھی کتھئی عمامہ شریف نہایت اہتمام سے باندھتے اور سفید چادر ساتھ رکھتے۔ لباس

سادہ مگر صاف ستھرا ہی زیبِ تن فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر میں بھی سادگی سے رہتے۔ لباس، وضع قطع اور رہن سہن میں سادگی نمایاں تھی۔

اجازت و خلافت

مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا معمول رہا ہے کہ سلاسلِ طریقت کا فیضان عام کرنے اور لوگوں کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لیے اپنے بعض مریدین کو اجازت و خلافت سے نوازتے ہیں تاکہ چشمۂ فیض سے سیرابی کا خواہش مند جلد اپنی مراد کو پہنچ سکے۔ خلافت کا اہم ترین منصب جس کو سپرد کیا جائے اس میں چار شرائط ہونا ضروری ہیں:

(۱) سنی صحیحُ العقیدہ ہو (۲) ضروری علم ہو، اس لئے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا (۳) فاسقِ مُعلِن نہ ہو (۴) اجازت صحیح متصل ہو۔[1]

قمرِ رضا حضرت علامہ مولانا حافظ ابو الفقراء محمد عبد السّلام قادری رضوی ضیائی فتحپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں یہ شرائط موجود تھیں اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافت سے نوازے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جن بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے اجازت و خلافت حاصل تھی، ان میں سے چار کے مختصر حالات ملاحظہ کیجیے:

(۱) شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ محمد حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی[2] رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حصولِ علم

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۹۲

2 ... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات صفحہ 6 پر ملاحظہ کیجیے۔

دین کی خاطر ایک عرصہ رہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی سے مرید تھے۔ شیر بیشہ سنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں موجود خوبیوں کو جانچا اور تقویٰ و پرہیز گاری اور لوگوں کی خیر خواہی کا عظیم جذبہ ملاحظہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت سے نوازا۔

(۲) مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مَرجَعُ العُلَماء والفقہاء، تاجدارِ اہلسنت، آفتابِ رُشد و ہدایت مفتیٔ اعظم ہند آل الرحمٰن ابولبرکات محمد مصطفٰے رضا خان قادری رضوی برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ مطابق 7 جولائی 1893ء بروزِ جمعہ صبح کے وقت بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت سے قبل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے یہ دعا فرمائی: **"اے مالکِ بے نیاز، اے رب کریم! مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو عرصہ دراز تک تیرے دین اور تیرے بندوں کی خدمت کرے۔"** جو شرفِ قبولیت سے سرفراز ہوئی۔ ولادت سے قبل ہی سیّدُ المشائخ، حضرت سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد نمازِ فجر مصلے پر بیٹھے بیٹھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے نورِ نظر، لختِ جگر آل الرحمٰن اور مستقبل کے مفتیٔ اعظم کے لیے امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا جبہ و عمامہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "میری یہ امانت آپ کے سپرد ہے جب وہ بچہ اس کا متحمل ہو جائے تو اسے دے دیں۔" ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ کو چھ ماہ تین دن کی عمر میں سید المشائخ حضرت شاہ ابوالحسین نوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے داخلِ سلسلہ

فرمایا اور تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدِ بزرگوار اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، بڑے بھائی حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد حامد رضاخان، استاذُ الاساتذہ علامہ شاہ رَحم الٰہی منگلوری، شیخُ العلماء علامہ شاہ سید بشیر احمد علی گڑھی اور شمس العلماء علامہ ظہور الحسین فاروقی رام پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ مَشَاہیر سے علمِ دین حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء کو اساتذہ کرام کی شفقتوں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ عنایت سے جملہ علوم وفنون، منقولات ومعقولات پر عبور حاصل کر کے مرکزِ اہلسنت دار العلوم مَنظرِ اسلام بریلی شریف سے تکمیل وفراغت پائی۔ جملہ علوم سے فراغت کے بعد ۱۳۲۸ھ میں جامعہ رضویہ مَنظرِ اسلام میں تدریس کا آغاز فرمایا یہاں طلبائے کرام کو علمِ دین کے نور سے منور فرمایا، ان کی کردار سازی وحسن تربیت کا کامل اہتمام فرمایا۔ اس کے علاوہ آپ نے جامعہ رضویہ مَظہرِ اسلام میں بھی تدریس کے فرائض سر انجام دیئے، دارالافتاء کی عظیم ذمہ داری بھی آپ نے سنبھال رکھی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ ظاہری میں ۱۳۲۸ھ سے ۱۳۴۰ھ تک فتاویٰ لکھے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد ۱۳۹۵ھ تک فتویٰ نویسی کی خدمت سر انجام دی۔ مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس عرب، افریقہ، ماریشس، انگلینڈ، امریکہ، ملائشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان وغیرہ سے اِستِفتا آتے اور آپ نے ان کے جوابات تحریر فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ۲۵ سلاسلِ اولیا، قرآن و سلاسلِ حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی

خدمات اور علمی مقام کے باعث آپ کی شہرت صرف بر صغیر تک محدود نہ رہی بلکہ عالَمِ اسلام کے علما و مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیسری مرتبہ سفر حج پر روانہ ہوئے تو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سینکڑوں افراد مفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے اور بڑے بڑے علماء و مشائخ نے شرفِ تَلَمُّذ حاصل کیا۔ تمام عمر نہایت تن دہی و جانفشانی سے دینی، علمی، تصنیفی خدمات سر انجام دینے کے بعد ۹۲ سال کی عمر میں ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے یہ آفتابِ علم و حکمت غروب ہو گیا۔ اگلے روز نمازِ جمعہ کے بعد آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ میں تقریباً ۲۵ لاکھ افراد کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مقبولیت، شُہرت و جَلالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔(1) مفتی اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی حضرت حافظ محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت حاصل تھی۔

(۳) احسنُ العلماء سیّد مصطفٰے حیدر حسن میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تاجدارِ مسندِ غوثیہ برکاتیہ، شیخُ المشائخ، زینُ الاصفیاء، اَحسنُ العلماء حضرت مولانا حافظ قاری سیّد شاہ مصطفٰے حیدر حسن میاں قادری برکاتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی کی ولادت ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ مطابق 13 فروری 1927ء مارہرہ شریف (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے حاصل فرمائی،

---

1 ... مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۱۹۔ ۱۰۲ ملتقطا

سات سال نو ماہ کی عمر میں حفظِ قرآن کی سعادت حاصل فرمائی ۔ تلمیذ و خلیفۂ اعلیٰ حضرت،شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا حشمت علی خان رضوی، شیخُ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی اعظمی ، تلمیذِ صدر الشریعہ خلیلِ ملت حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپ کے اَساتِذہ میں شامل ہیں ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ماموں جان تاجُ العلماء حضرت مولانا سید اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی ۔احسنُ العلماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گفتگو علم و حکمت سے بھرپور ہوا کرتی ، ہر ایک سے اس کے فن کے اعتبار سے گفتگو فرماتے۔ مہمان نوازی بے مثال تھی ، طلبہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال شفقت فرماتے ، اہلِ علم و اربابِ قلم کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تاج العلماء حضرت مولانا سید اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت حاصل تھی۔ تاجُ العلماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت مولانا سید اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۲۲ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

اَحسنُ العلماء حضرت مولانا حافظ قاری سیّد شاہ مصطفٰے حیدر حسن قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلاف کی سچی یاد گار، میدانِ طریقت کے شہسوار، خانقاہِ قادریہ کا وقار اور شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مریدین کے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح فرماتے ،سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک ذات مینارۂ ہدایت تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

مریدین پاک وہند کے علاوہ بنگلہ دیش، نیپال، جاپان، امریکہ، ساؤتھ افریقہ میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلسلہ برکاتیہ کا فیضان عام کرنے کے لیے کئی علمائے کرام کو خلافت عطا فرمائی۔ قمرِ رضا حضرت حافظ محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ۷ رجب المرجب، ۱۳۶۳ ہجری مطابق 29 جون 1944ء بروز جمعرات کو عصر و مغرب کے مابین خلافت سے نوازا۔ احسنُ العلماء حضرت مولانا حافظ قاری سیّد شاہ مصطفٰے حیدر حسن میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس خوبصورت انداز میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت عطا فرمائی اور نصیحتوں کے مدنی پھول عطا فرمائے اسے جاننے کے لیے احسن العلماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا کچھ حصہ ملاحظہ کیجیے:

میں سیّد حسن میاں قادری برکاتی قاسمی مارہروی عُفِیَ عَنْہُ رَبُّہُ الْجَلِی کہتا ہوں کہ جب میں نے برادرم (یعنی اپنے بھائی) حافظ عبد السلام صاحب سَلَّمَہُ رَبّہ قادری برکاتی رضوی کو اپنے آبائے کرام قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُم کے مذہب سنیہ صحیحہ یعنی مذہبِ اسلام پر متصلّب، مذہبِ اہلسنّت کا دلدادہ دیکھا نیز ان کی پیشانی پر ستارۂ اقبال وہدایت بھی (دیکھا) ان کی جملہ اجازات سلاسل قادریہ برکاتیہ و سلسلۃُ الذّہب سلسلہ چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ جدیدہ و قدیمہ و سلسلۂ منامیہ وبدیعیہ مداریہ و دوسرے اور سلاسل کہ جو مجھ کو حضرت حَفِیدِ خاتم اکابرِ مارہرہ مولانا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ ابو القاسم محمد اسماعیل حسن الملقب بہ شاہ جی تاجدارِ مسند غوثیہ

---

1 ... سیدین نمبر، ماہنامہ اشرفیہ، ص ۹۳۵، ۷۱۵، ۷۲۷

برکاتیہ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا وَرَضِیَ عَنَّا بِھِمْ آمین یا رَبَّ الْعٰلَمِیْن، حضرت مولانا قاری مفتی سیّد احمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہروی اَفَاضَ اللّٰہُ تَعَالٰی عالیہ قادریہ برکاتیہ آلِ احمدیہ قاسمیہ و حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مَظْہرِ اعلیٰ حضرت ،ماحیٔ کفر وبدعت، سر شِکَن مُبتَدِعین و مرتدین سایہ اَفگن بر مومنین و مسلمین مولانا مفتی علامہ مُناظرِ اعظم عبید الرضا حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی سے حاصل ہیں اور جملہ وہ اَوراد و اَذکار، اشغال وادعیہ و طلسمات خاندانی جو خانوادۂ برکاتیہ کی اجل کتابوں مثل کاشِفُ الاَستار و بَیاضِ آلِ احمد و سبعِ سنابل و سراجُ الْعَوارِف و چہار اَنواع وغیرہ میں مُندرج ہیں نیز بعض ان حضرات سے اجازات حاصل ہیں سب کی عزیز موصوف کو اجازت دیتا ہوں۔ اگر ان سے کوئی شخص کسی بھی سلسلے میں بیعت ہونا چاہے بیعت لیں اور اگر کوئی کسی چیز کی اجازت طلب کرے تو دیں۔ میری وصیت یہ ہے کہ عزیز موصوف

(١)ہمیشہ ہمیشہ میرے آبائے کرام قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُم کے سچے اور صحیح و محبوب و دلپسند مذہب یعنی دینِ اسلام و مذہبِ اہلسنت پر بہت سختی اور تَصَلُّب و مضبوطی اور پختگی سے قائم رہیں اور بلا خوف لومۃ لائم (یعنی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف کیے بغیر) حق بات زبان پر جاری کریں۔

(٢)اپنی صورت و سیرت حتی الامکان بزرگوں سے ملانے کی کوشش کریں اور ادعیہ خیر (یعنی نیک دعاؤں) میں اس کمترین کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نیک توفیق دے۔

حضورِ احسنُ العلما رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۱۵ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ مطابق 11 ستمبر 1995ء کو تقریباً ۶۸ سال کی عمر میں ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پُرانوار خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف (یوپی، ہند) میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

(۴) قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

قطبِ مدینہ، شیخُ العربِ والعجم، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخُ الفضیلت، حضرت مولانا ضیاءُ الدین احمد قادری مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت ربیعُ الاوّل شریف بروز پیر ۱۲۹۴ھ مطابق 1877ء ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) مرکز الاولیا لاہور اور دہلی میں مختلف اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا پھر پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں حضرتِ علامہ مولانا وصی احمد محدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں تقریباً چار 4 سال رَہ کر عُلومِ دینیہ حاصل کئے اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے دستِ کرامت سے آپ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں اعلیٰ حضرت سے شرفِ بَیعت حاصل کیا اور صرف 18 سال کی عمر میں سندِ خلافت پائی۔ نیز عرب و عجم کے دیگر مُتعدِّد مَشاہیر و شیوخ سے بھی آپ کو خلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے آفتابِ اہلِ سنّت تھے جس کی نوری شعاعوں سے عرب و عجم روشن ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی دینِ متین کی تبلیغ کے لئے وقف کر رکھی تھی، آپ نے ۱۳۲۷ھ مطابق 1910ء سے لے کر تادمِ وصال تقریباً ۷۵ سال مرکزِ عاشقانِ مصطفٰے مَدِینَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا

وَتَعْظِیْمًا میں رہتے ہوئے مسلکِ حقہ اہلِ سنّت کی اشاعت کی۔ سارا ہی سال روزانہ رات کو آپ کے آستانۂ عالیہ پر محفلِ مِیلاد کا انعِقاد ہوتا، جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین دفعہ حج کی سعادت پائی۔ آپ بھی اس مبارک محفل میں شریک ہوتے تھے۔ اسی دوران آپ کو قطب مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت اور وکالت حاصل ہوئی۔ دنیا بھر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بے شمار خلفاء اور مریدین دین متین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔[1] قطبِ مدینہ نے 106 سال کی عمر میں ۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ مطابق یکم اکتوبر 1981ء بروز جمعہ وصال فرمایا اور جنتُ البقیع میں خاتونِ جنت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مبارک قدموں میں آرام فرما ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خدمات

علمِ دین کے دوران ہی آپ نے کانپور میں امامت کے ذریعے خدمت دین کا آغاز فرمایا۔ بعدِ تکمیل یہ سلسلہ جاری رہا پھر آپ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں تشریف لے گئے پھر ۱۳۸۴ھ مطابق 1964ء میں احسن العلماء حضرت سیّد شاہ مصطفٰے حیدر حسن

1 ... ان میں سے آپ کے مرید کامل امیرِ اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے غالباً ۱۳۹۷ھ مطابق 1977ء میں بذریعہ مکتوب بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (سیدی قطب مدینہ ص ۴، ۳)

2 ... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴-۱۶۷، ۲/۷۰، سیدی قطب مدینہ، ص ۱۱، ۸، ۷، ۴، ۳

میاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے کھٹمنڈو سے ہند کی ریاست اُتر پردیش کے ضلع پرتاب گڑھ کے موضع کمبھی اہمہ تشریف لائے جہاں آپ نے تعلیم قرآن اور درسِ نظامی کی ابتدائی کتب پڑھانے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ طریقت کافی وسیع تھا۔ کولمبو جاتے رہتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کولمبو کی مرکزی جامع مسجد میمن میں کئی مرتبہ نمازِ تراویح پڑھائی۔ خلقِ کثیر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فیض پایا۔

بدمذہبوں کو سخت ناپسند فرماتے

قمرِ رضا حضرت حافظ محمد عبد السلام قادری حشمتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مُرشِد حضرت علامہ حشمت علی خان رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح بدمذہبوں کو سخت ناپسند فرماتے، اگر کوئی بدعقیدہ مسجد میں آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد کا وہ مقام دُھلواتے اور اپنے اس عمل سے لوگوں کو یہ ذہن نشین کراتے کہ ظاہری نجاست سے زیادہ ہلاکت خیز باطنی نجاست (یعنی بدعقیدگی) ہے اگر اس کا فوراً ازالہ نہ کیا جائے تو یہ ہلاکت خیزی ایمان کے لُٹ جانے کا سبب بنے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہے اور ایمان کی سلامتی عقیدے کی درستی پر موقوف ہے یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بدعقیدہ کی صحبت سے بالکل دور رہتے چنانچہ

آیت مبارکہ تک نہ سنی

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگرد جلیلُ القدر تابعی امام محمد بن

سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دو بد مذہب آئے۔ عرض کی: کچھ آیاتِ کلامُ اللہ آپ کو سنائیں۔ ارشاد فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے عرض کی: کچھ احادیث سنائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اِصرار کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سخت لہجے میں فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر (نامراد) ہو کر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ ارشاد فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔ اس واقعے کے تحت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آئمہ کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جرأت ہے۔ دیکھو! امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتائی: اِیَّاکُم وَاِیَّاھُم لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُم یعنی ان (بدمذہبوں) سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب نے بتائی: وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ) (پ۷، انعام:۶۸) بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۱۰۶

بدمذہب کی صحبت باعثِ ہلاکت ہے

حضرت سیّدنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بدمذہب کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ مجھے تجھ پر لعنت اُترنے کا خوف ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کا فرمان ہے: جس کے پاس کوئی شخص مشورہ طلب کرنے آیا اور اُس نے اُسے کسی بدمذہب کے پاس جانے کا کہا تو اُس نے دینِ اسلام کے ساتھ غداری کی۔ تم بدمذہبوں کے پاس جانے سے بچو کیونکہ وہ حق سے روکتے ہیں۔[2]

حضرت سیّدنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی راستے پر بدمذہب سے سامنا ہو جائے تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرو۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صبر و استقامت کے پیکر بنے رہے

جب حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی اہمہ تشریف لائے تو اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ تدریس کا وظیفہ 50 روپے ماہانہ مقرّر ہوا لیکن وظیفے کی ادائیگی کا یہ سلسلہ زیادہ عرصے نہ چل سکا پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تدریس نہ چھوڑی نہ ہمت ہاری اور نہ ہی کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے بلکہ اپنی جمع شدہ رقم سے ایک دکان کھول لی اور اس سے ہونے والی آمدنی سے گزر بسر فرمانے لگے اس کے ساتھ ساتھ

---

1 ... اعتقاد اھل السنۃ، سیاق ماروی عن النبی فی النھی ... الخ، ۱/۱۳۳

2 ... اعتقاد اھل السنۃ، سیاق ماروی عن النبی فی النھی ... الخ، ۱/۱۳۳

3 ... الشریعۃ للآجری، ۱/۴۵۸

تدریس اور چھوٹی مسجد کی امامت کا سلسلہ رکھا۔اس سخت ترین آزمائش میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبر واِسْتِقامت کے پیکر بنے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے اس پہلو میں دو مدنی پھول ہیں:

(۱)حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر صبر واِستقامت کا مُظاہرہ فرمایا کہ تنگدستی میں بھی پیر و مرشد کی جانب سے دی گئی ذمہ داری کو عمدہ طریقے سے پورا فرمایا۔ اگر آزمائش کو سر پر سوار کرلیا جائے تو وہ پہاڑ بن جاتی ہے اور اگر اس کی پروانہ کی جائے تو اس کی حیثیت ریت کے ذرے کی مانند رہ جاتی ہے، اس مشکل وقت کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبر و استقامت کی بدولت ریت کے ذرے کی طرح بے حقیقت بنا دیا۔ آزمائش اور مصیبت سے متعلق حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِنْ مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان پیش نظر رکھیے: ”مصیبت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صبر نہ کرے تو دو مصیبتیں بن جاتی ہیں، ایک تو وہی مصیبت اور دوسری مصیبت صبر کے اجر کا ضائع ہونا اور یہ مصیبت پہلی سے بڑھ کر ہے۔“[1]

(۲)اللہ والوں کی ایک بہت ہی پیاری صفت ”قناعت“ ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی قناعت کے پیکر تھے۔ اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حرص کی آلودگی اور لالچ کے جال سے خود کو بچایا اور اور اپنی خود داری پر آنچ نہ آنے دی۔ بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا یہی معمول رہا ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا خلیل نحوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں

---

1 . . . درۃ الناصحین، المجلس الخمسون فی بیان صبر ایوب علیہ السلام، ص ۱۹۳

منقول ہے کہ حاکمِ وقت نے اپنے بچوں کی تربیت کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اپنا ایک قاصد بھیجا، قاصد نے جب حاکمِ وقت کی عرض آپ کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خشک روٹی نکالی اور قاصد کو دکھا کر فرمایا: جب تک یہ روٹی کا ٹکڑا مُیَسَّر ہے، مجھے سلیمان (حاکمِ وقت) سے کوئی حاجت نہیں۔"[1]

اخلاص کا پیکر امام

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی اہمہ کی چھوٹی مسجد میں امامت بھی فرماتے رہے، امامت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذمہ داریوں میں شامل نہ تھی اور نہ ہی اس کا کوئی وظیفہ مقرر تھا اس کے باوجود نہایت دلجمعی کے ساتھ ساری زندگی امامت فرماتے رہے۔

کبھی دل آزاری نہیں کی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اس علاقے میں تشریف لائے تو نیکی کی دعوت کے اس مبلغِ اسلام کی راہ میں پھول نہیں بچھائے گئے بلکہ سخت دل آزار اور حوصلہ شکن رویہ برتا گیا، طرح طرح کی تکلیفیں دے کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ستایا گیا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معاف کرنے کی سنّت کو عملی طور پر اپنائے رکھا، ہمیشہ درگزر سے کام لیا اور اذیتیں دینے والوں کے خلاف کبھی انتقامی کارروائی نہ فرمائی، ہمیشہ نرمی نرمی اور صرف نرمی سے کام لیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتی ہے نادانی میں

[1] . . . بغیۃ الوعاۃ، حرف الخاء، الخلیل بن احمد۔۔۔الخ، ۱/۵۵۸، رقم: ۱۱۷۲

جس سے ملتے دل جیت لیتے

حضرت مولانا محمد عبد السّلام رضوی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ چھوٹوں پر شفقت فرماتے، ہر ایک سے حسنِ اخلاق سے پیش آتے، کبھی کسی کو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کوئی شکایت ہو جاتی تو خود آگے بڑھ کر وہ شکایت دور فرما دیتے۔ دشمنانِ دین کے لیے سخت تھی لیکن مسلمانوں کے لیے نرمی ہی نرمی تھی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جس سے ملاقات فرماتے وہ دوبارہ ملنے کی خواہش کرتا، جس سے ملتے دل جیت لیتے۔

بارہویں اور گیارہویں منانے کا انداز

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر بجالانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا یوم نہایت اہتمام سے منایا جائے تاکہ ان کی حیات کے مبارک گوشوں کو دنیا بھر میں عام کیا جاسکے، اللہ والوں کا ذکر عام ہو گا ان کی مبارک سیرت پر چلنا آسان ہو گا اور اس کی برکت سے بے عملی کا خاتمہ ہو گا اور نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھے گا۔

حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بھی جشنِ ولادت اور گیارہویں شریف خوب اہتمام سے مناتے۔ جشنِ ولادت منانے کا سلسلہ یکم ربیع الاوّل سے ۱۲ ربیع الاوّل تک جاری رہتا جبکہ گیارہویں شریف کا سلسلہ یکم ربیعُ الآخر سے ۱۱ ربیعُ الآخر تک رہتا، اس میں اپنی ذاتی رقم سے شیرینی تقسیم فرماتے۔

دن بھر کے اہم ترین معمولات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کام وقت پر کرنے کے لیے کام کا وقت مقرر ہونا

ضروری ہے اگر کام بھی ضروری ہو اور اس کا کوئی وقت بھی متعین نہ ہو تو عموماً انسان کام کا بوجھ تو محسوس کرتا ہے مگر وقت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے بسا اوقات اُسے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا پاتا اور شرمندگی سے دوچار ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی کامیابی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دن رات کے معمولات طے شدہ وقت کے مطابق گزارتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبد السّلام رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دن بھر کے معمولات کے لیے وقت متعین تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے معمولاتِ زندگی کو یومیہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اعتبار سے تقسیم کر رکھا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند معمولات ملاحظہ کیجیے:

ذکرُ اللہ کا معمول

امیرُ المومنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر لازم کرو کیوں اس میں شفا ہے اور لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ اس میں بیماری ہے۔[1] حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زبردست عمل تھا، جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فراغت کے لمحات ملتے تو اسے ضائع کرنے کے بجائے وہ وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں بسر فرماتے اور مقررہ اوقات میں کلمہ شریف کا ورد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان پر جاری رہتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

---

1 ... الزھد لاحمد، زھد عمر بن الخطاب، ص ۱۶۴، رقم: ۶۴۴

حیاتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے آپ اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رکھنے کی نیت کیجیے اور ذکرُ اللہ کا ذہن بنانے کی نیت سے چند روایات ملاحظہ کیجیے:(۱)نور کے پیکر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔"[1] (۲) سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ذکرُ اللہ اور نیکی کی دعوت کے سوا ابنِ آدم کے ہر کلام کے بارے میں اس کی پرسش کی جائے گی۔[2] (۳) حضرتِ سیدنا معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ذکرُ اللہ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔[3]

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا معمول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوت اسلامی کے مدنی کی ماحول کی برکت سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا مفتی حافظ محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر وبیشتر اپنا وقتِ اِجارہ ختم ہو جانے کے بعد مکتب میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔ مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان کا کئی مرتبہ مکمل مطالعہ کر چکے تھے۔ مدنی قافلہ میں سفر کے دوران بھی جب کبھی کھانا پکانے کی ذمّہ داری ملتی تو کھانا پکانے کے دوران تلاوتِ قرآن کرتے رہتے۔

---

1 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ۴/۲۲۰، حدیث:٦٤٠٧

2 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۵، حدیث:۲۴۲۰

3 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر، ۵/۲۴٦، حدیث:۳۳۸۸

حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قندیل نورانی، محبوبِ سبحانی حضرت سیّدنا غوثِ اعظم عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بے حد محبت تھی۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے اسی نسبت کے اظہار کے لیے اپنے نام کے ساتھ قادری لگاتے حتیٰ کہ آپ کے پاسپورٹ پر بھی آپ کا نام ''محمد عبد السلام قادری '' درج ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے ختم قادریہ شریف کا اہتمام فرماتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ غوث الاعظم لوٹنے اور مشکلات سے چھٹکارا پانے کے لیے ختمِ قادریہ پڑھنے یا پڑھوانے کا معمول بنالیجیے۔ اس کی برکتیں آپ خود دیکھیں گے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی پنجسورہ میں ختم قادریہ کا یہ طریقہ تحریر فرمایا ہے ملاحظہ کیجیے:

ختم قادریہ پڑھنے کا طریقہ

{1} دُرُودِ غوثیہ 111 بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

{2} تیسرا کلمہ 111 بار پڑھیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

{3} سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ 111 بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

{4} سورۃ اخلاص 111 بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

{5} 111 بار یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ

111 بار یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ

111 بار یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ

{6} 111 بار

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا   یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ   خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا

{7} 111 بار

يَاحَبِيْبَ الْاِلٰهِ خُذْ بِيَدِیْ مَالِعَجْزِیْ سِوَاكَ مُسْتَنَدِیْ

{8} 111بار

فَسَهِّلْ يَااِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ

{9} 111بار

يَاصِدِّيْق يَاعُمَرْ يَاعُثْمَانْ يَاحَيْدَرْ
دَفعِ شَرْ كُنْ خَيْرآوَرْ يَاشَبِّيْر يَاشَبَّر

{10} 111بار

يَاحَضْرَتْ سُلْطَانْ شَيْخ سَيِّدْ شَاهْ عَبْدَ الْقَادِرْ جِيْلَانِیْ شَيْئًا لِّلّٰهِ الْمَدَدْ

{11} 111بار

مَاهَمَه مُحْتَاجْ تو حَاجَتْ رَوَا اَلْمَدَدْ يَاغَوْثِ اَعْظَمْ سَيِّدَا

{12} 111بار

مُشْكِلَاتِ بے عَدَدْ دَارِيْم مَا اَلْمَدَدْ يَاغَوْثِ اَعْظَمْ پِيْرِمَا

{13} 111بار

يَاحَضْرَتْ شَيْخ مُحْی الدِّيْن مُشْكِلْ كُشَا بِالْخَيْر

{14} 111بار

اِمْدَادْ كُنْ اِمْدَادْ كُنْ اَزْبَنْدِ غَمْ آزَادْ كُنْ
دَرْدِيْن وَدُنْيَا شَادْ كُنْ يَاغَوْثِ اَعْظَمْ دَسْتگِيْر

{15} 111 بار

یَاحَضۡرَتۡ غَوۡث اَغِثۡنَا بِاِذۡنِ اللہِ تَعَالٰی

{16} 111 بار

خُذۡ یَدِیۡ یَاشَاہِ جِیۡلَانۡ خُذۡ یَدِیۡ شَیۡئًا لِّلّٰہِ اَنۡتَ نُوۡرٌ اَحۡمَدِیۡ

{17} 111 بار

طُفَیۡلِ حَضۡرَتۡ دَسۡتۡگِیۡرۡ دُشۡمَنۡ ہوے زَیۡر

{18} سورۂ یٰسین شریف {۱۹} قصیدہ غوثیہ {۲۰} دُرُود غوثیہ [1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعت خوانی کا معمول

نعت خوانی عشق رسول میں اضافے کا سبب ہے اسی لیے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں جھوم جھوم کر پڑھا کرتے اور سفر و حضر میں نعت خوانی آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے معمولات کا اہم حصہ تھا۔

مطالعے کا معمول

مطالعہ علم میں ترقی اور عمل میں اضافے کا سبب ہے، سابقہ معلومات کو مزید بڑھانے اور نئی معلومات میں اضافے کے لیے مطالعہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مطالعے ہی کی برکت سے نہ صرف ذاتی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کے فوائد دوسروں کو

---

[1] ... مدنی پنجسورہ، ص ۲۶۵

بھی پہنچتے ہیں اور علم میں اضافے کی برکت سے عمل کا ذہن بھی بنتا ہے یہی علم کا تقاضا ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے: اے لوگو! علم حاصل کرو پس جو علم حاصل کرے اسے چاہیے کہ (علم پر) عمل بھی کرے۔[1] دیگر بزرگانِ دین کی طرح حضرت مولانا حافظ محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی بارگاہِ ربُّ العزت کی جانب سے مطالعے کا بے پناہ شوق عطا ہوا تھا اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی تو ساری ساری رات مطالعہ فرماتے رہتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مطالعے سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو بیانات کے ذریعے دوسروں تک پہنچاتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ شکایت عام ہے کہ ”مطالعے کے لیے وقت نہیں ملتا۔“ دراصل دن بھر کے بے ترتیب معمولات اور فضولیات میں صرف کیے جانے والے اوقات کے سبب یہ شکایت پیدا ہوتی ہے۔ مطالعے پر استقامت پانے کے لیے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

(۱) صبح سے لے کر رات تک کے معمولات کا وقت متعین کیجیے اور اسی متعین وقت میں کاموں کو انجام دینے کی کوشش کیجیے۔

(۲) بزرگانِ دین کے ذوقِ مطالعہ کو پیشِ نظر رکھیے، مطالعے کا شوق بڑھنے اور اس پر اِستقامت پانے کے لیے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل ملاحظہ کیجیے:

⇐ حضرت سیّدنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے چالیس سال اس

---

1 . . . اقتضاء العلم العمل، ص ۲۴، رقم: ۱۱

طرح گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے میرے سینے پر کتاب رہتی ہے۔[1]

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعلق مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مولانا سردار احمد کو جب بھی دیکھتا، پڑھتے دیکھتا۔ مدرسہ میں، قیام گاہ پر حتی کہ جب مسجد میں آتے تو بھی کتاب ہاتھ میں ہوتی۔ اگر جماعت میں تاخیر ہوتی تو بجائے دیگر اذکار و اوراد کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔[2]

(۳) اپنے مطالعے کو یومیہ، ماہانہ اور سالانہ اعتبارے سے تقسیم کیجیے اور اس پر استقامت حاصل کرنے کے لیے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کی عادت بنالیجیے۔

(۴) یاد رکھیے! موبائل، انٹرنیٹ جیسی جدید ایجادات سمندر کی مانند ہیں اور ان میں بے پناہ مشغولیت ڈوبنے کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا ان چیزوں کو ضرورت کے مطابق ہی استعمال کیجیے، آپ کا بہت سارا وقت بچے گا جسے مطالعہ میں استعمال کرنا ممکن ہو گا۔

(۵) دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ماحول سے وابستہ ہو جایئے اس کی برکت سے نیکوں کی صحبت میّسر آئے گی اور وقت جیسی عظیم نعمت کو فرض علوم کے مطالعے میں صرف کرنے کا موقع ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جامع بیان العلم، باب فضل النظر فی الکتب۔۔۔الخ، ص ۱۲۳۱، رقم: ۲۴۲۶

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۴

وظائف پر مشتمل رسالہ تحریر فرمایا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے عملیات کو ۱۳۶۴ھ مطابق 1945ء میں ایک رسالے میں جمع فرمایا اور اس کو تاریخی نام "**بیاضِ عملیات**" سے موسوم فرمایا اور آخر میں یہ دعا تحریر کی: "اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس پر تمام مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرما، ذریعہ مغفرت اور باعثِ خیر و برکت بنا۔"

نسبت سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نسبت کی برکت کے کیا کہنے! کسی عام چیز کو کسی عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے تو وہ ہمارے لیے مُتبرک بن جاتی ہے مثلاً غلافِ کعبہ کی عظمت کعبۃُ اللہ شریف سے نسبت کے سبب ہے، مقامِ ابراہیم کی عظمت حضرت سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نسبت کی بنا پر ہے معلوم ہوا کہ اعلیٰ نسبت سے چیزیں قیمتی اور بابرکت ہو جاتی ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی نسبت سے بہت محبت تھی اسی لیے جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی اہمہ میں ایک مدرسہ قائم فرمایا تو اس کا نام قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبت سے مدرسہ ضیاءُ العلوم الاسلامیہ رکھا۔

بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدینہ شریف کی نسبت سے تمام مدنی مراکز کے نام فیضانِ مدینہ، جامعات کے نام جامعۃ المدینہ اور ۱۰۰ فیصد واحد اسلامی چینل کا نام مدنی چینل

عطا فرمائے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نسبت کی برکت کے پیشِ نظر مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے نام بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ناموں پر رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس طرح کے کئی معمولات ہی کی برکت سے آج دعوتِ اسلامی میں بھی نسبتوں کی بہاریں ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا — بول بالے مری سرکاروں کے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرعی مسائل کے سلسلے میں لوگوں کا رجوع

حضرت مولانا حافظ محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امینِ شریعت حضرت مولانا مفتی رفاقت حسین مظفر پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مفتی شمس الدین احمد جونپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی فقاہت کا فیضان پہنچا جس کی برکت سے شرعی مسائل کے لیے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب رُخ کرتے اس اعتبار سے بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات مرجعِ خلائق تھی، لوگ اپنے مسائل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیش کرتے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حل ارشاد فرماتے۔

بارش برسنے لگی

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے مبارک دور سے یہ معمول چلا آرہا ہے کہ لوگ اپنی پریشانیاں لے کر صالحین (یعنی نیک لوگوں) کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، دعا کے لیے عرض کرتے ہیں اوران کی بارگاہ سے اپنے خالی دامن کو مرادوں سے بھرتے ہیں۔ کبھی اہمہ کے لوگوں کا معمول تھا کہ حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کرواتے اوردلی مراد پاتے چنانچہ ایک مرتبہ کبھی اہمہ میں عرصہ دراز تک بارشوں کا سلسلہ موقوف رہا جس کی وجہ سے سخت قحط سالی ہوئی، قحط سالی نے لوگوں کو زبردست آزمائش میں مبتلا کردیا،لوگ اپنی فریاد لے کر حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اورآپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے دعا کے لیے عرض کی، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے صبر کی تلقین فرمائی اور ایسے مشکل اور نازک موقع پرلوگوں کے ذہن میں دعا کی اہمیت راسخ کرنے کے لیے یہ اہتمام فرمایا کہ مسجد کے صحن میں علمِ دین کے طلبہ اور محلے کے لوگوں کو جمع کیا اور نہایت رقت انگیز دعا فرمائی، ابھی دعا کا سلسلہ جاری تھا کہ آسمان پر بادل چھاگئے اور رحمتِ الٰہی بارش کی صورت میں خوب برسی جس سے لوگوں کے مرجھائے دل کھِل اٹھے اور ان کے دلوں میں حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی عقیدت مزید بڑھ گئی۔

اگر کوئی ضرورت مند آتا۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسنِ اخلاق کا پیکر مسلمان دوسرے کے دکھ، درد اور

تکلیف کا اِحساس کرتا ہے اور بوقتِ ضرورت اپنی ذات پر ترجیح دے کر ان کی مشکلات دور کرنے اوران کی دلجوئی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں معاشرہ ہمدردی، خیر خواہی جیسے اوصاف کی برکت سے امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں ایثار کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اگر کوئی شخص دامنِ مراد پھیلائے ہوئے آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زبان سے دلجوئی پر مشتمل کلمات سُن کر قلبی سکون پاتا اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے کچھ نہ کچھ عطا فرماتے وہ خوشی خوشی دامنِ مراد بھر کر لوٹ جاتا۔

ایک کے بجائے دو لے لیجئے

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مبارک معمولات میں حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک وصف کا نور نظر آتا ہے جیسا کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ان کے ایک عزیز نے (بطورِ برکت) آپ کے استعمال کا عصا مانگا تو آپ نے فرمایا: ”ایک کی بجائے دو لے لیجئے۔“ جواباً انہوں نے واقعی دونوں عصا لے لئے۔ ان صاحب کے بیٹے نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے استعمال کا عصا کون سا ہے؟ (تاکہ ایک عصا واپس کیا جاسکے) لیکن آپ نے فرمایا کہ میں دونوں عصا لے لینے کی اجازت دے چکا ہوں نیز میں اپنی پسندیدہ شے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا ثواب کمانا چاہتا ہوں، قرآنِ پاک میں ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۬ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔[1]

حاجتیں پوری کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان ہمارے پاس اپنی حاجت لے کر آئے تو اس کی دادرسی کرکے اپنی آخرت میں آسانی کا سامان کیجیے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔[2] ظاہر ہے کہ جو شخص بے پناہ تنگدستی کا شکار بے حد رنج و غم میں گرفتار ہو گا اور آپ نے اس کی مشکل آسان کردی تو وہ ضرور آپ کے لیے دعا کرے گا اور دُکھیاروں کی دُعا قَبول ہوتی ہے جیسا کہ والد اعلیٰ حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنی کتابِ بے مثال "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعا" ص ۱۱۱ پر جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے: اوّل: مُضطَر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قبولیّت کی طرف تو خود قرآنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

---

[1] ... پ ۴، اٰل عمران: ۹۲

[2] ... مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القران، ص ۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹ ملتقطا

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔ (پ۲۰، النمل ۶۲)

لٰہذا جب بھی موقع ملے، تنگدست و مجبور کی مدد کیجیے اور دعائیں لیجیے، دنیا میں بھی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ مظلوم کی داد رسی مغفرت کی خوشخبری کا سبب بنے گی جیسا کہ ایک شخص (زمانۂ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: ”جب کسی تنگدست مَدیُون (یعنی مقروض) کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس اُمّید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے۔“ جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعاف فرما دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ایک شاگرد نے کچھ یوں بتایا: حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه علم کے سمندر تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو تعلیمِ قرآن عام کرنے کا اس قدر شوق و جذبہ تھا کہ مغرب کے بعد بچوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھایا کرتے، بچپن میں مجھے بھی ان سے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا اخلاق نہایت عمدہ تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تربیت کا نتیجہ

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۰، بہارِ شریعت، ۲/۷۶۲

ہے کہ میں سونے سے قبل پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عرض کرکے سوتا ہوں:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِھَمٍ مُّغْرَقٌ　　خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی قابلِ تعریف شخصیت تھے۔

تدریس بھی فرماتے

تدریس کے ذریعے علمِ دین کی لازوال دولت، عقیدہ واعمال کی پختگی، اخلاق وکردار کا نکھار اور زندگی اور بندگی کا سلیقہ نئی نسل میں منتقل کیا جاتا ہے اور علمِ دین کی شمع سے کئی چراغ روشن کیے جاتے ہیں۔ متقی، پرہیز گار اور تدریس میں ماہر عالمِ دین کی تربیت میں رہنے والے طلبہ جس میدان میں قدم رکھتے ہیں کامیابی ان کا استقبال کرتی ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنی شمعِ تدریس سے کئی چراغ روشن کیے، سینکڑوں ناتراشیدہ پتھروں کی صلاحیت کو نکھارا اور انہیں علم و فضل کا آفتاب بنایا، لوگوں کے عزائم کا رُخ پلٹ دیا، منصوبوں کی سمت بدل کر انہیں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے تیار فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اخلاص پر مبنی کوشش ہی کا نتیجہ ہے کہ آج کمبھی اہمہ (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) اور اس کے مضافات میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی فیض یافتہ علمائے کرام اور حفاظ دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہیں جن میں سے حضرت مولانا خلیل احمد قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی بھی ہیں۔

ہند کے مختلف شہروں میں سفر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدین ہند کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے تھے، ان کی اصلاح اور روحانی تربیت کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کلکتہ، بمبئی، کاٹھیاواڑ اور کولمبو وغیرہ کا سفر فرماتے۔ صرف ملاقات کا سلسلہ نہ ہوتا بلکہ جہاں تشریف لے جاتے وہاں بیانات کے ذریعے لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرماتے۔

تراویح پڑھانے کے لیے بیرونِ ملک سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! رَمضانُ المبارَک میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُیسَّر آتی ہیں انہی میں تراویح کی سنّت بھی شامِل ہے اور اس سنّت کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1] حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہترین حافظ قرآن تھے، ہر سال ترواتح میں قرآن کریم سناتے اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ ترواتح پڑھانے کے لیے کئی مرتبہ کولمبو (سی لنکا) تشریف لے گئے۔

تین تین گھنٹے بیان فرماتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا ایک ذریعہ بیانات بھی ہیں۔ انبیائے

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ، ۴/۳۱۰، حدیث: ۲۶۸۷

کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام نے بھی بیانات کے ذریعے نیکی کی دعوت دی۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سنّتِ انبیا کو ادا کرتے ہوئے بیانات فرماتے، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بیانات میں علم و حکمت کے کثیر مدنی پھول ہوتے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بیانات کی تاثیر اور شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سننے والے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بیان تین تین گھنٹے دلچسپی اور محویت سے سنتے، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بیانات موئثر تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ زیادہ تر اولیائے کرام کی شان بیان فرماتے، بزرگانِ دین کی حیات مبارکہ کو اس خوبصورت انداز میں بیان کرتے کہ سننے والوں کے لیے آپ کے ملفوظات اصلاح کے چراغ بن کر ان کے دل و دماغ میں روشن ہو جاتے۔

نماز باجماعت سے محبت

حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو نماز سے بے پناہ محبت تھی، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرنے کا خصوصی اِہتمام فرماتے، سفر میں ہوتے تب بھی کوشش فرماتے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہو۔

اگر جماعت فَوت ہو جانے کا نُقصان جان لیتا تو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے رِوایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اگر نمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس رہ جانے والے کیلئے کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔[1]

1 ... معجم کبیر، علی بن زید، ۸/۲۲۴، حدیث: ۷۸۸۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جہاں آپس کی مَحبَّت میں اِضافہ ہوتا ہے وہیں نماز کا ثواب بھی کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں جماعت سے نماز پڑھنے والے کیلئے کثیر ثواب اور کئی انعامات کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں چار فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے:

1. جس نے کامل وُضُو کیا، پھر فَرض نماز کے لیے چلا اور اِمام کی اِقْتِدا میں فرض نماز پڑھی، اس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1]
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ باجماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحْبُوب رکھتا ہے۔[2]
3. باجماعت نماز تَنہا نماز پڑھنے سے 27 دَرَجے اَفْضَل ہے۔[3]
4. جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجَت کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حَیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجَت پُوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ باجماعت کی اس قَدر بَرَکتوں اور فضیلتوں کے باوُجُود سُستی کرنا اور جماعت سے نماز نہ پڑھنا کس قَدر تَعَجُّب خیز ہے؟ مگر افسوس! آج جماعت کی پرواہ نہیں کی جاتی، بلکہ نماز بھی اگر قضا ہو جائے تو افسوس نہیں کیا جاتا مگر

---

1 ... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الامامۃ فی الصلاۃ، باب فی فضل المشی الی الجماعۃ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۱۴۸۹

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۰۹، حدیث: ۵۱۱۲

3 ... بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۶۴۵

4 ... حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹

ہمارے اَسلاف کی تو یہ حالت تھی کہ اگر ان کی تکبیرِ اُولیٰ کبھی فَوت ہو جاتی تو اُنہیں اِس قَدر صَدمَہ ہوتا جیسے بہت بڑا نُقصان ہو گیا ہو، یہ حضرات دُنْیا و مَا فِیْھَا(یعنی یہ دُنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے) سے تکبیرِ اُولیٰ کو زِیادہ اَہَم سمجھتے تھے اور حَقیقَت بھی یہی ہے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غَزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مَروِی ہے کہ سَلَف صالحین یعنی پُرانے بُزُرگوں کے نزدِیک نَماز کی کچھ اس قدر اَہَمِّیَّت تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی تکبیرِ اُولیٰ فَوت ہو جاتی تو تین دن تک اس کا اَفْسوس کرتے رہتے، اور اگر کسی کی کبھی جماعت فَوت ہو جاتی تو اس کا سات روز تک غَم مَناتے۔(1)

مسجد بھرو تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھری مَدَنی تحریک ہے اور چاہتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کا بچّہ بچّہ پکا نَمازی بن جائے۔ آپ بھی اس مدنی کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تَعاوُن کیجیے اور خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کیجیے اور دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہِم بھی تیز سے تیز تَر کر دیجیے، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، دوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جایئے، اگر آپ کے سبب سے ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا ورنہ کَم اَزْکَم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضَرور ہاتھ آئے گا۔ نماز، وُضُو، غُسل کے مَسائل اور سُنّتیں سیکھنے کیلئے عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ دعوتِ اسلامی

1 . . . مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی والثلاثون فی فضل صلاۃ الجماعۃ، ص ۲٦۸

کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خُود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سُنَّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب دلائیے۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زور دار مُہم چلا کر مُسلمانوں کو "نیک" بنانے کی "مشین" بن جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خَیر خَواہی اور انہیں باجماعت نماز کا عادِی بنانے کے عظیم جذبے کے تحت اس پُرفِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت وطریقت کے جامع مجموعے "مدنی اِنْعامات" میں سے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟" اگر ہم میں سے ہر ایک نمازی اسلامی بھائی اس مدنی اِنْعام کا عامل بن جائے تو وہ دن دُور نہیں جب ہماری مَساجد میں نمازیوں کی بہاریں آجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وعدہ پورا فرماتے

حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعدہ پورا فرماتے چنانچہ

اگر وعدہ پورا نہ کر سکا تو۔۔۔

ایک مرتبہ مسلمانوں کے اصلاحِ عقائد و اعمال کے سلسلے میں ایک جلسے کے انعقاد کا وعدہ فرما کر تاریخ کا اعلان فرما دیا لیکن جُوں جُوں وقت قریب آتا جارہا تھا اِنتِظَامات کی کوئی سبیل نظر نہیں آرہی تھی، اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت افسردگی سے فرمایا: وعدہ خلافی بہت بڑا گناہ ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منافق کی علامت فرمایا ہے۔ اگر میں جلسے کے اِنْعِقَاد کا وعدہ پورا نہ کرسکا تو۔۔۔" یہ کہتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز بَھرّا گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کڑھن کی برکت تھی کہ رکاوٹیں دور ہو گئیں، تمام اِنتِظَامات مکمل ہوگئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جلسہ بھی بے حد کامیاب رہا۔

جنّت کی ضمانت

سُلطانِ بَحر و بَر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”تم مجھے 6 چیزوں کی ضَمانت دے دو میں تمہیں جنّت کی ضَمانت دیتا ہوں {1} جب بات کرو تو سچ بولو {2} وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو {3} تمہارے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو اُسے ادا کرو {4} اپنی شرمگاہوں کی حِفاظت کرو {5} اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور {6} اپنے ہاتھوں کو گناہوں سے روکے رکھو۔“[1]

---

1 ۔۔۔ صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الصدق والامر۔۔۔الخ، ۱/۲۴۵، حدیث: ۲۷۱

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''وَعدہ سے مراد جائز وَعدہ ہے وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسلمان سے وَعدہ کرو یا کافر سے، عزیز سے وعدہ کرو یا غیر سے۔ اُستاذ، شیخ، نبی، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیے ہوئے تمام وعدے پورے کرو۔ ہاں! اگر کسی سے حرام کام کا وعدہ کیا ہے اُسے ہر گز پورا نہ کرے حتّٰی کہ حرام کام کی نذر پوری کرنا (بھی) حرام ہے۔''[1]

وعدہ کسے کہتے ہیں؟

لغت میں اچھی چیز کی امید دلانے یا بری چیز سے ڈرانے ان دونوں کو وعدہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں کسی چیز کی امید دلانے کو وعدہ کہتے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وعدے سے متعلق امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف غیبت کی تباہ کاریاں سے تین مدنی پھول ملاحظہ کیجیے:

(۱) وعدہ یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ ''فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا'' اگر لفظ ''وعدہ'' نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذَرِیعے اپنی بات کو مُؤَکَّد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی ''وعدہ'' ہے مثلاً ''مدنی قافلے'' میں سفر کروں گا کے ساتھ ''وعدہ کرتا ہوں'' کہا، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکّی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہے کہ، یا کہا: بس اب طے ہو

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۸۳

2 ... مراٰۃ المُناجیح، ۶/ ۴۸۸

گیا کہ ۔۔۔وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ ”منگنی“ کہ یہ وعدہ ہے اگرچِہ اس میں ”وعدے“ کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں ”طے کرنا“ ہی وعدہ ہے۔[1]

(۲) بعض لوگ یہ جملہ بولتے ہیں: ”چلئے وعدہ نہیں کرتے تو اِرادہ ہی کر لیجئے“ ہو سکتا ہے کہ اِس طرح اِرادہ یا نیّت کروانا بھی بہُت سوں کو گُناہوں میں مُبتلا کر دیتا ہو۔جی ہاں، دل میں اِرادہ (یعنی نیّت) نہ ہونے کے باوُجُود مَثَلاً کسی نے کہہ دیا کہ ”میں اِرادہ (یا نیّت) کرتا ہوں 12ماہ (یا30دن یا تین دن) کے مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔“تو یہ صریح (یعنی کھلا) جھوٹ ہے۔ لِہٰذا جب بھی کسی سے اِرادہ کروائیں ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوا لیا کریں تو اگر دل میں اِرادہ نہ بھی ہوا اگلا گُناہ سے بچ جائے گا۔[2]

(۳)”کوشِش کروں گا“ کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیّت نہ ہونے کے باوُجُود جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا ”کوشِش کروں گا“تو یہ بھی جھوٹ ہے لِہٰذا یوں کہلوایئے: ”میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوشِش کروں گا یا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو کوشِش کروں گا۔ یہ جملہ ”کوشِش کروں گا“ ہمارے یہاں بہُت ہی عام ہے کہنے والے کو پہلے اپنی نیّت پر غور کر لینا چاہیے۔ اگر ”کوشِش کروں گا“ کہنے کے ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے کی عادت پڑ گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عافیّت ہی عافیّت ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہتے وقت اِس کے معنٰی پر بھی نظر رکھی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معنٰی ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۱

2 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۲

نے چاہاتو"۔ اکثر لوگ اس کا تَلَفُّظ غَلَط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مشق کیجئے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

وعدہ کیسے نبھائیں

ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں اس میں ترقی کرنے کے لیے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے کیوں کہ ایک دوسرے کی معاونت کے بغیر دنیا میں ایک قدم بھی آگے بڑھانا بے حد مشکل ہے۔ اس معاونت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لیے یقین دہانی کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے اوراس یقین دہانی کا ایک ذریعہ وعدہ بھی ہے۔ وعدہ نبھانے سے متعلق ان مدنی پھولوں کو اپنا لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وعدہ خلافی کے گناہ سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

(۱) وعدہ پورا کرنے کے فضائل پیش نظر رکھیے

وعدہ پورا کرنے کے بہت سے فضائل ہیں، لہٰذا جتنی روایات ذہن نشین ہوں گی اتنا ہی ان پر عمل آسان ہو گا۔

(۲) وعدہ خلافی کے دنیوی واخروی نقصانات پر غور کیجیے

وعدہ خِلافی مُنافَقت کی علامت، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب، دُنیا میں دُشمنوں کا تَسلُّط اور عزّت و وقار کی بربادی جیسی مصیبتوں اور پریشانیوں کا باعِث ہے، وعدہ خِلافی اِس قدَر آفتوں اور مصیبتوں کا سبب ہے کہ اِس میں مُبتلا ہو کر آدمی اپنی دنیا وآخِرت برباد کرتا چلا جاتا اور اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے پھر اُس کی بات قابلِ اعتماد ہوتی ہے نہ وعدہ، جس کی وجہ سے

وہ دُنیا میں تو رُسوا ہوتا ہی ہے، آخِرت میں بھی طرح طرح کی سزائیں پائے گا۔

(۳)وعدہ خلافی سے بچنے کے لیے محتاط جملے بولیے

وعدہ خِلافی گناہ ہے لہٰذا اس سے بچنے کی ترکیب یوں بھی بنائی جاسکتی ہے مثلاً دَرزی وعدہ نہ کرے بلکہ یوں کہے:"میرا اِرادہ تو ہے کہ کل تک کپڑے آپ کو دے دوں، لیکن وعدہ نہیں کرتا، ہوسکتا ہے اِس میں کوتاہی ہو جائے۔" یا اس طرح کے محتاط جملے بول دے، صحیح عُذر بتادینے میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں، اسی طرح جن اِسلامی بھائیوں کا لین دین کا کام ہے، اُنہیں بھی چاہیے کسی کو کوئی چیز پہنچانے وغیرہ کا یقینی وقت (Confirm Time) نہ دیں۔ کوشش کرکے یوں ترکیب بنائیں، جیسے (اگر واقعی اِرادہ ہے تو یوں کہہ سکتے ہیں) میرا اِرادہ تو ہے کہ میں آپ کو وَقْت پر چیز دے دوں یا فُلاں وقْت تک پہنچا دوں، لیکن اگر دیر ہو جائے تو مہربانی کرکے ناراض نہ ہونا، فُلاں وقت تک دینے کی اُمّید بھی ہے مگر وعدہ اِس لئے نہیں کرتا کہ کہیں گناہ گار نہ ہو جاؤں۔" یہ طریقہ اپنانے سے اگر ایک آدھ گاہک ٹوٹ گیا یا کسی نے بُرا منایا تو پریشان نہ ہوں۔ رِزق اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرمانے والا ہے اور دلوں پر قبضہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہے، اِس طرح حسبِ نیّت وحَسبِ حال کوئی نہ کوئی بچت کا پہلو رکھنا چاہیے تاکہ گناہ اور رُسوائی دونوں سے بچ سکیں ورنہ بعض اَوقات بندہ وعدہ وَفائی کا دَعویٰ بھی کرتا ہے لیکن جب سُستیاں اور لاپرواہیاں آڑے آتی ہیں یا دیگر مجبوریاں اور اَعذار وعدہ پورا کرنے میں رُکاوٹ بنتے ہیں تو پھر وعدہ خِلافی اور اُس پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہٰذا عزم بالجزم (بالکل پختہ اِرادہ) کے بجائے نیک نِیَّتی کے ساتھ بچت کا پہلو نکال

کر وعدہ خِلافی سے بچتے ہوئے دُنیا و آخِرت میں اپنے آپ کو رُسوائی سے مَحفوظ رکھنے کی کوشِش کیجئے۔

مِری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سُنَّتوں کا پیکر
مجھے مُتَّقی بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) یقینی وقت نہ دیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی سے آئندہ کا مُعاملَہ طے کرتے ہوئے یقینی وقت (Confirm Time) مت دیجیے، بلکہ یوں کہہ دیا جائے: ''میں تقریباً فلاں وَقت تک پہنچنے کی کوشِش کروں گا۔'' حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: شَہنشاہِ خوش خِصال، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے وعدہ کرتے تو لفظِ ''عَسٰی (یعنی شاید)'' اِستِعمال فرماتے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو میسر ہوتا تناول فرما لیتے

کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہُت ہی پیاری نِعمت ہے، اِس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لَذَّت بھی رکھی گئی ہے، اگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ کھانا کھایا جائے تو یہ مسلمان کے لیے عبادت اور جنت میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 . . . احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الثالثۃ عشرۃ، ۱۶۴/۳

تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا تناول فرمانے کا انداز بھی خوبصورت تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانے سے متعلق گھر والوں سے فرمائش نہ فرماتے بلکہ کھانے میں جو میسر ہوتا تناول فرمالیتے، اگر کبھی باسی کھانا بھی پیش کیا جاتا تو منہ بسورنے کے بجائے خوشی خوشی کھالیتے، مُرغَّن کھانوں سے اِجْتِنَاب فرماتے، سادہ غذا پسند فرماتے، میٹھا رغبت سے تناول فرماتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کی لذیذ نعمت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں تو سنّت کے مطابق کھانے کی نیت کر لیجئے۔ اس کی برکت سے ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہو گا۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ کیجیے:

(۱) کھانے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجیے کہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھاؤں گا۔

(۲) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجیے یوں گھر میں برکت ہو گی جیسا کہ حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت ہے، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو یہ پسند کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔“[1]

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔[2]

1 ... سنن ابن ماجۃ، کتاب الاطعمۃ، باب الوضوء عند الطعام، ۹/۴، حدیث: ۳۲۶۰

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۲

(۳) الٹا پاؤں بچھا کر اور سیدھا کھڑا رکھ کے یا سرین پر بیٹھ کر اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھ کے کھانا تناول فرمائیے۔[1]

(۴) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔"[2]

(۵) کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجیے اس کی برکت سے کھانا شیطان سے محفوظ رہے گا چنانچہ حضرت سیدنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔"[3]

(۶) اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیجیے جیسا کہ اُمُّ المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔"[4]

---

1 ... بہار شریعت، ۱۶/ ۳۷۸

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الثالث، ۲/ ۴۵۴، الحدیث: ۴۲۴۰

3 ... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام۔۔۔الخ، ص ۱۱۱۶، حدیث ۲۰۱۷

4 ... ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام، ۳/ ۴۸۷، حدیث: ۳۷۶۷

(۷) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔[1]

(۸) سیدھے ہاتھ سے کھایئے کیوں کہ الٹے ہاتھ سے کھانا شیطان کا طریقہ ہے چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“[2]

(۹) اپنے سامنے سے کھایئے۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔“[3]

(۱۰) کھانے میں کسی قسم کا عیب مت لگایئے مثلاً یوں مت بولیے کہ ”مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا۔“ کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ اگر جی چاہے تو کھا لیجیے ورنہ ہاتھ روک لیجیے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش

---

1 ... فردوس الاخبار، باب الباء، فصل فی الرقیۃ، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

2 ... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب۔۔۔الخ، ص۱۱۱۷، حدیث: ۲۰۲۰

3 ... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، ۳/۵۲۱، حدیث: ۵۳۷۷

ہوتی تو کھالیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔[1]

اپنے گھر پر بھی کھانے کو عیب مت لگایئے

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلافِ سنّت ہے۔ (سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناوُل فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص وبے مروتی پر دلیل ہے۔ ”گھی کم ہے“ یا ”مزہ کا نہیں“ یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مُضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے، میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلُّفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ[2]

---

1 . . . بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ماعاب النبی طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۵۲

بزرگانِ دین کا ذکرِ خیر

بزرگانِ دین عَلَیۡہِمۡ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِیۡن کی سیرت ہمارے لیے باعث برکت اور ذریعۂ نزولِ رحمت ہے کیوں کہ ان کی سیرت کے واقعات اور زبان سے ادا ہونے والے کلمات ہماری نیت کو پاکیزہ رکھنے، اعمال کی اصلاح کرنے اور مشکلات اور مصیبت میں ثابت قدم رہنے کے لیے بہت ہی مؤثر ہوتے ہیں۔ اسلاف کی سیرت سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں وہ مہک ہوتی ہے جو نہ صرف ہماری دنیوی زندگی کو خوشبودار بنا دیتی ہے بلکہ ہماری اخروی زندگی کے لیے بھی مفید ہے۔ حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بھی کئی بزرگوں کی صحبت پانے، ان کے ملفوظات سننے اور ان کے معمولات دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی لہٰذا آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جب بھی گفتگو فرماتے تو اپنے حافظے میں محفوظ ان بزرگوں کے واقعات، معمولات اور ملفوظات بیان فرماتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی، اپنے پیر و مرشد خلیفہ و تلمیذ اعلیٰ حضرت، شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطبِ مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین احمد مدنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا ذکر کثرت سے فرمایا کرتے۔

اعلیٰ حضرت سے والہانہ محبت

حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن سے بے پناہ محبت تھی، ہر سال عرسِ رضوی میں حاضری آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا **معمول** تھا۔ امام اہلسنت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا ذکرِ خیر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

کی زبان پر جاری رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ تر امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نعتیہ کلام جھوم جھوم کر پڑھا کرتے، خصوصاً امام اہلسنت کی یہ نعتیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زبان پر جاری رہتیں۔

ان کی مہک نے دل غنچے کھلا دیے ہیں　　جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں　　جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا　　تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو　　جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے　　اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے　　ہونے لگی سَلامی پرچم جھکا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب　　کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا　　رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا　　دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

اور جب نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک اوصاف تصور میں آنے لگتے تو امام اہلسنّت کا یہ کلام پڑھتے:

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور جب شفاعتِ مصطفٰے کی عظمت کا ذکر آتا تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ نعت پڑھتے:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گُنہ پرہیز گاری واہ واہ

امیر اہلسنّت پر کرم نوازی

۱۳۹۹ھ مطابق 1979ء جب شیخِ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کولمبو تشریف لے گئے تو گیارہ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ، 10 مارچ 1979ء کو حنفیہ میمن مسجد کولمبو سی لنکا میں نمازِ ظہر میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملاقات حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری فتحپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ماہر جوہری کی طرح امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں پائے جانے والے اوصاف کو بھانپ لیا پھر جب گیارہویں شریف کی بڑی رات محفل سجی تو ایک مرتبہ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملاقات ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے فرمایا: ''یہ رات بار بار نہیں ملتی، طریقت کے حوالے سے بڑی عظیم رات ہے، میں آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت دیتا ہوں، میں چونکہ سیدی قطبِ مدینہ کا وکیل ہوں اس کی بھی آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ سلسلہ قادریہ کے علاوہ دیگر سلاسل کی جتنی بھی مجھے اجازتیں حاصل ہیں وہ بھی میں نے آپ کو دیں۔''

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کے لیے خلافت جیسی اہم ذمہ داری گراں بار تھی لہٰذا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے تمام تفصیلات سے اپنے پیر و مرشد قطبِ مدینہ مولانا ضیاءُالدین احمد مدنی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو آگاہ کرنے کے لیے ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کا مکتوب بارگاہِ مرشد میں پہنچا تو قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جوابی مکتوب میں یہ ارشاد فرمایا: "مولانا محمد عبد السلام صاحب نے تمہیں جو خلافت دی ہے وہ درست ہے، تمہارا دوسروں کو بیعت کرنا بھی درست ہے، اگر تمہارے سلسلے میں کوئی ایک نیک مرید شامل ہو گیا تو تمہاری نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔"

قطبِ مدینہ کی عادت مبارکہ

حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت مصطفٰے رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مدینہ منورہ میں حاضر تھے، آپ کے مدینہ شریف میں ہوتے ہوئے ایک شخص قطبِ مدینہ سے بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شہنشاہ کی موجودگی میں مجھ سے طالب ہو رہا ہے؟ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اسے حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے بیعت کروایا۔[1]

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه میں پیر و مرشد کا یہ وصف بخوبی موجود تھا لہٰذا جب تک میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت قطب مدینہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه حیات تھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه وکیلِ قطب مدینہ کی حیثیت سے مسلمانوں کو اپنے پیر و مُرشِد کا ہی

---

1 ... تذکرۂ جمیل، ص۲۲۳

مرید بناتے تھے ۔ جب قطبِ مدینہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے پردہ فرما گئے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں کے اصرار پر حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دی ہوئی خلافت کے ذریعے بیعت ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو اپنا مُرید یعنی قادری عطّاری بنانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اگرچہ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے خلافت حاصل ہے، مثلاً شارِح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد وقارالدین قادری اور جانشین قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمن قادری اشرفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے مگر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے چونکہ حضرت مولانا حافظ محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دی ہوئی خلافت کے ذریعے بیعت کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا تھا اس لئے شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے اشعار کے اُسلوب (یعنی پہلے شعر میں اُن کا ذکر ہے جس نے خلافت دی اور دوسرے میں اُن کا جسے خلافت ملی) کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر اس طرح ہے:

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَام

قادِری عبدُالسلامِ خوش ادا کے واسطے

شعر کی وضاحت

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ مولانا محمد عبد السلام قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی کے واسطے دین و

دنیا میں سلامتی عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

حج کی سعادت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تین مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

نکاح واولاد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو نکاح فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چار بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں۔

کبھی خلافِ شرع بات نہ دیکھی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد حضرت مولانا خلیل احمد قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے: استادِ محترم حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی اہمہ 1964ء میں تشریف لائے۔ میں تقریباً سات، آٹھ ماہ بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں تحصیلِ علم کے لیے حاضر ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ سفر کا بھی موقع ملا، معمولات کو قریب سے دیکھنے کا موقع میّسر آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب وروز میری آنکھوں کے سامنے رہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں اتنا طویل عرصہ گزارنے کے باوجود کبھی کوئی خلافِ شرع بات نہیں دیکھی۔

وصال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ مطابق 21 مئی 1998ء

شبِ جمعہ کو ہجری سن کے مطابق 75 سال 5 ماہ دس دن کی عمر میں ہوا۔

شبِ جمعہ وصال پر بشارت

روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ وفات پانے میں عذابِ قبر سے نجات کی بشارت ہے چنانچہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ وفات پا جائے وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ حضرت مولانا حافظ و قاری صغیر احمد مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے پڑھائی اور جمعہ کے دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین ہوئی۔

وجودِ مسعود کی برکتیں آج تک موجود ہیں

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک قدم اس علاقے میں تو کیا پڑے، علاقے میں رہنے والوں کی قسمت جاگ اٹھی، اس علاقے کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صورت میں دل فریب اندازِ تدریس والا مُدرس، ملنسار امام، شرعی رہنمائی کرنے والا عالمِ دین اور مشکل کے وقت خیر خواہی فرمانے والا ولیِ کامل میّسر آگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات کا ثمرہ علما و حُفَّاظ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پر انوار موضع کمبھی اہمہ

---

1 ... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعة، ۲/۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶

تحصیل لال گنج (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) کے قبرستان میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تاریخ کے آئینے میں

تاریخ	واقعہ
۵ اشعبان ۱۳۴۳ھ / 11 مارچ 1925ء	حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ہوئی
۱۳۷۱ھ / 1952ء	حصولِ علمِ دین کے لیے کانپور اور جونپور کا سفر اور درسیات کی تکمیل
۷ رجب ۱۳۶۳ھ / 29 جون 1944ء	احسن العلماء سے اجازت و خلافت
۱۳۸۴ھ / 1964ء	احسن العلماء کے حکم پر کھٹمنڈو سے ممبئی اہمہ تشریف آوری
۱۳۹۷ھ / 1977ء	آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پہلا حج فرمایا۔
۱۳۹۷ھ / 1977ء	قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلافت عطا فرمائی۔
۱۳۹۹ھ / 1979ء	کولمبو کا سفر
۱۳۹۹ھ / 1979ء	کولمبو میں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو خلافت عطا فرمائی
۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / 21 مئی 1998ء	آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصال فرمایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مولانا محمد عبد السلام قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی اِن تاریخوں کو دستیاب معلومات اور شواہد کی مدد سے مُرتّب کیا گیا ہے، جن واقعات کی کوئی تاریخ یا سن مُتعیَّن نہیں کیا جا سکا وہ اس میں شامل نہیں۔

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	اقتضاء العلم العمل	المکتب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۴ھ
صحیح البخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ	جامع بیان العلم	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۸ھ
صحیح مسلم	دارالمغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن الترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	احیاء العلوم	دار صادر، بیروت، ۲۰۰۰ء
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
صحیح ابن خزیمۃ	المکتب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۴ھ	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مسند احمد	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	تذکرۂ جمیل	مکتبہ برکات المدینہ، ۲۰۱۲ھ
صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ	حیات حافظ ملت	المجمع الاسلامی مبارک پور ہند
الزہد لاحمد	دارالغد الجدید مصر، ۱۴۲۶ھ	مفتی اعظم ہند اوران کے خلفاء	رضا اکیڈمی ممبئی، ۱۹۹۰
سنن ابن ماجۃ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	سوانح شیر بیشہ سنت	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، ۱۴۳۲ھ
سنن ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ	تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت	ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ۱۴۱۳ھ
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ	تذکرۂ علمائے اہلسنت	سنی دارالاشاعت، فیصل آباد، ۱۹۹۲ء
مشکاۃ المصابیح	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ	سیدین نمبر، ماہنامہ اشرفیہ	ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور ۲۰۰۲
اعتقاد اھل السنۃ	دارالبصیرۃ مصر	سیدی قطب مدینہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
الشریعۃ للآجری	دارالوطن ریاض، ۱۴۱۸ھ	سیدی ضیاء الدین احمد القادری	حزب القادریہ لاہور، ۱۴۲۶ھ
درۃ الناصحین	دارالفکر بیروت	حیات محدث اعظم	رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۱۴۲۵ھ
بغیۃ الوعاۃ	دارالفکر بیروت، ۱۳۹۹ھ	مدنی پنجسورہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ		

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
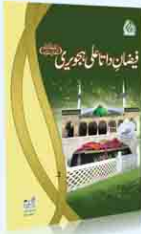
ISBN 978-969-631-752-4
0126214
MC 1289

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net